پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کنیڈا
قیمت ۵۰ سینٹ
جلد نمبر ۱۴ — شمارہ نمبر ۲۳
بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
۱۵ رجمادی الثانی ۱۴۰۶ھ — ۲۵ رفروری ۱۹۸۶ء

ضلع سلطان پور کے شہر مسافر خانہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مسلح جھڑپیں، املاک نذر آتش، ۲ افراد ہلاک، ۵ زخمی۔ شہر میں کرفیو کا نفاذ ۔ بنارس میں بھی حالات خراب ہو گئے

بھارت کے دیگر شہروں میں بھی ہندو مسلم فسادات، جموں میں کشیدگی

جموں میں مسلمانوں کے احتجاجی جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج ۲۰ افراد زخمی

مدھیہ پردیش میں احتجاجی جلوس نکالنے پر پابندی ۔ بیٹھو میں کرفیو بڑھا دیا گیا

پاکستان میں بم کی افواہوں سے زبردست خوف و ہراس پھیل گیا

کراچی میں پی آئی اے کے طیارے اور لاہور میں بکنگ آفس میں بم رکھے جانے کی افواہیں

حیدرآباد میں پانچ منزلہ عمارت میں بم کی افواہوں سے بھگدڑ مچ گئی

بھارتی اداکار بھی صدر ضیا کی تعریف کرتے ہیں

پاکستان نظریہ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا ہوتا تو غلام محمد، سکندر مرزا، ایوب خان، یحییٰ خان اور بھٹو برسر اقتدار نہیں آسکتے تھے ۔ علی احمد تالپور

سیاست پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہیے ۔ اصغر خان



اصغر خان

... کا غیر حقیقی فلسفہ نافذ کیا گیا تو ملک ٹوٹ جائے گا

جماعت اسلامی نے بھٹو کی پھانسی میں کوئی کردار ادا نہیں کیا ۔ بے نظیر کی وطن واپسی سے فرق نہیں پڑے گا



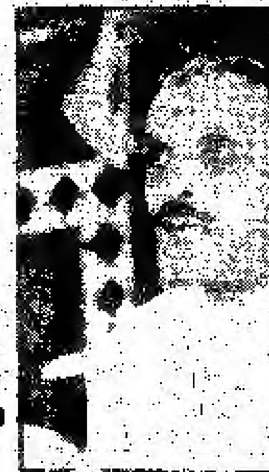


پاکستان کا طرز حکومت اسلامی نہیں جمہوری ہے ۔ صدر ضیاء الحق

میں سیاستدانوں اور عوام کو اس بات پر قائل نہیں کرسکا کہ ہم جمہوریت سے ہٹ کر اسلامی نظام حکومت کے ذریعہ بہتر زندگی گزار سکتے ہیں

مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے طاقت کا استعمال ضروری نہیں

جماعتی انتخابات سے ملک کو فائدہ نہیں پہنچا ۔ ہم ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کریں گے



غیر ممالک میں مقیم کشمیریوں کو آزاد کشمیر اسمبلی میں نمائندگی دی جائے گی

اسمبلی کے اراکین کی تعداد ۴۲ سے بڑھا کر ۴۸ کرنے کا فیصلہ

پاک ایران تعلقات اتنے اچھے نہیں جتنے ہونا چاہئیں ۔ میر محمد موسوی

پاکستان میں عملی طور پر نفاذ اسلام کے عمل میں حصہ لینا چاہئے ۔ کیونکہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں

ہم نے تمام میدانوں میں اپنے مقاصد کو حاصل کرلیا ہے ملتان میں ایرانی سفیر کی پریس کانفرنس

۱۹۷۳ء کا آئین بحال کرکے جماعتی بنیاد پر انتخابات کرائے جائیں ۔ معراج

بائی جیکنگ کیس میں جلاوطن کئے گئے تمام افراد کو وطن واپس لایا جائے ۔ ایئرپورٹ پر استقبالی ہجوم سے خطاب



کراچی ایئرپورٹ پر معراج محمد خان کے استقبال کا منظر

ہم کنفیڈریشن چاہتے ہیں ۔ بزنجو



مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا

اسلام الدین شیخ

میں مناسب وقت پر پاکستان واپس جاؤں گا ۔ عطاء اللہ مینگل

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں



أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)
پندرہ روزہ
الہلال
نیویارک

آنکھوں والوں کے لیے سبق

رات اور دن کا الٹ پھیر وہی کر رہا ہے اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لیے۔ (النور ۴۴)

اللہ کا ذکر دیوانگی سے کرو

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر اتنا اور اس طرح کرو کہ لوگ کہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔ (مسند احمد، ابو یعلی)

ثمینہ — ہمارا مشترکہ مسئلہ

ثمینہ اٹھارہ سال کی ایک ڈرگ اسٹور میں چوری کرتی ہوئی پکڑی گئی۔ پولیس آئی اور اسے ... گئی۔ تفتیش کے دوران ثمینہ نے اقبال جرم کیا اور بتایا کہ ... مگر ان سے اس کی بول چال بند ہے۔ وہ ہائی اسکول کی ... پیسے نہ ہونے کی بنا پر وہ اپنی ضروریات ...

[illegible]

رواداری

سید انوار احمد بلگرامی

[illegible]

اقوال زریں

[illegible]

ظہیر احمد اطہر

[illegible]

خواتین کا صفحہ



طب و صحت



صحت کے لئے بہت مضر ہیں مثلاً شراب، سگریٹ، چکنائی، مرچ، نمک اور شکر وغیرہ۔ برصغیر میں کھانے عام طور پر مصالحہ والے پکائے جاتے ہیں۔ مصالحہ ذائقہ کے لئے ملایا جاتا ہے اور صحت تباہ کی جاتی ہے۔ گوشت کا استعمال ہمارے یہاں بہت عام ہے لیکن ماہرین ثابت کر چکے ہیں کہ گوشت دل کی بیماریوں اور کینسر جیسے موذی مرض کا ایک بڑا سبب ہے۔ اسی طرح نمک اور شکر کے زیادہ استعمال سے بھی انسان بہت سی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں امریکہ میں BETTER HEALTH & LIVING نامی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں زندہ رہنے اور اچھی صحت کے لئے مفید مشورے دیئے گئے ہیں۔ ہم اس کتاب سے کھانے پینے کی کچھ مفید اشیاء کے بارے میں ذیل میں تفصیلات دے رہے ہیں۔

کیلا



کیلا اگرچہ بہت ذائقہ دار پھل ہے لیکن بہت سے لوگ اسے اس غلط فہمی میں نہیں کھاتے کہ اس سے موٹاپے میں اضافہ ہوتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کیلا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس میں بہت کم کیلوریز ہوتی ہیں جبکہ اس میں فیٹ (FAT) بھی نہیں ہوتی۔ اس خوش ذائقہ اور خوشبودار پھل میں بہت سے اہم معدنی اجزاء (MINERALS) شامل ہوتے ہیں جن میں پوٹاشیم بہت اہم ہے۔ [illegible]

مچھلی



تازہ ترین تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ پولی انسیچوریٹڈ فیٹ (POLY UNSATURATED) [illegible]

موسمی مالٹا



[illegible]

مرغی



[illegible]

آلو



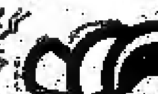
[illegible]

۹۹ فیصد فیٹ فری دودھ



[illegible]

کھمبی (MUSHROOM)



[illegible]





[illegible]

تازہ بہ تازہ

نئی مطبوعات

پروفیسر محمود بریلوی مرحوم کی تصنیف "تنقید نگاری اور تب اسلوب" لاہور کے ایک ناشر نے شائع کی ہے جس میں اردو نظم و نثر کی تاریخ کا اور وار اصناف کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔ کراچی کے ایک ناشر نے شبلی نعمانی کے "کلیات اردو" کو عکسی شائع کیا ہے جسے سید سلیمان ندوی نے مرتب کر کے دارالمصنفین سے شائع کیا تھا۔ کچھ عرصہ قبل شبلی کی فارسی نظموں کا مجموعہ بھی لاہور سے شائع ہوا ہے۔

املا و رموز اوقاف کے مسائل

اعجاز راہی کی مرتب کردہ کتاب "املا و رموز اوقاف کے مسائل" مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کی طرف سے شائع ہو گئی ہے۔ یہ دراصل ان مضامین کا مجموعہ ہے جو گزشتہ سال مقتدرہ کے زیر اہتمام املا و رموز اوقاف کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے تھے۔ اس کتاب کی ضخامت [illegible] صفحات اور قیمت [illegible] روپے ہے۔

اورنگ سلیمان

مجلس علوم اسلامیہ کراچی کی طرف سے علامہ سید سلیمان ندوی کے صد سالہ جشن ولادت کے موقع پر "اورنگ سلیمان" کے نام سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس کے ناظم و مرتب پروفیسر سید محمد الحسن اور مرتب اشفاق صدیقی ہیں۔ [illegible]

"اندیشہ" کا پہلا شمارہ

[illegible]

آپ کے مسائل



[illegible]

مغرور لڑکی آپ کی توقعات کیسے پوری کرے گی

[illegible]

ادب و ثقافت

وہ جب کسی اخبار میں لکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو اخبار کی اشاعت بڑھ جاتی ھے

تقریباً بیس ہفتوں کی گمشدگی کے بعد ہم اپنے قارئین کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ غیر حاضری کا سبب صرف اتنا تھا کہ جس طرح ادیب برادری کے اکثر اراکین پڑھنے سے کتراتے ہیں اسی طرح ہم لکھنے سے جی چراتے ہیں کہ کالم لکھنا بہت مشکل کام ہے۔ یعنی ناول، افسانہ، نظم، غزل، انشائیہ اور تنقید قسم کی چیزیں تو ہیں۔ جنہیں کہ بے تکان اور بلا سبب لکھتے چلے گئے۔ اس کے لیے خاصی محنت کرنی پڑتی ہے۔ بہت کچھ پڑھنا پڑتا ہے اور پھر اس پر سوچنا پڑتا ہے۔ تب نظر آتی ہے ایک معرکہ کی صورت

کالم نگاری سے گریز کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ عموماً ہم سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے کالموں میں نیک نیتی کا عنصر نہیں ملتا۔ یہ الزام اتنا ہی غلط ہے جتنی یہ بات کہ آج کل جو ادب تخلیق ہو رہا ہے وہ اس کا معیار اکادمی ادبیات کے خبر نامے سے بہتر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ کالم لکھتے وقت ہماری نیت تو نیک ہوتی ہے مگر نتیجہ خراب نکلتا ہے۔ یعنی ہم وہ لوگ ہیں جو کرنا ہی کچھ چاہتے ہیں شمیم احمد کی طرح پانچ نہیں سکتے۔

اگر ہم کتابوں کی تقاریب اجرا کے خلاف ہیں تو محض اس لیے کہ ان کے ذریعے جھوٹی تعریفوں کے پل باندھے جاتے ہیں۔ اور جب صاحبان کتاب ان پلوں کے ذریعے ادب کا سمندر عبور کرنا چاہتے ہیں تو وہ پل سمیت بلکہ بعض اوقات آئی اے رحمان اور ایم آئی ارشد سمیت سمندر کی موجوں میں بہہ جاتے ہیں۔ یہی حال اکادمی ادبیات کا ہے کہ اس کے بارے میں ہم کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہیں۔ ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ اس ادارے سے بعض لوگوں کو انفرادی طور پر فائدہ ضرور پہنچا ہے، لیکن ادیبوں کے اجتماعی مفاد کے لیے کچھ نہیں کیا۔ حد تو یہ ہے کہ اکادمی کے پاس ادیبوں کی اجتماعی تفریح کے لیے ایک ہی شے تھی۔ سیمی الدین صدیقی۔ اسے بھی رخصت کر دیا۔ صدیقی صاحب تھے تو ایسا لگتا تھا اکادمی زندہ ہے۔ اور اب یہ حال ہے کہ بقول علامہ اقبال۔

بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

اب اگر ہم اس ادارے کے بارے میں کبھی کبھی خامہ فرسائی کر لیتے ہیں تو اسے بدنیتی پر کیوں محمول کیا جائے۔ اسی طرح جب ہم بعض مصنفوں اور کتابوں کے بارے میں سچی گفتگو باتیں کرتے ہیں تو اسے کردار کشی کا نام دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بعض مصنفین اپنی تصانیف کے ذریعے خود اپنی کردار کشی اس حد تک کر لیتے ہیں کہ کسی دوسرے کو اس سلسلے میں زحمت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

○ محترم احمد ندیم قاسمی نے کسی ادبی تقریب میں ادبی کالم نگاروں کو "کرائے کے قاتل" کا خطاب دیا۔ اس پر ایک کرائے کے قاتل نے پوچھا "ان کالم نگاروں کے بارے میں کیا خیال ہے جو دوسروں کو حیات نو دینے کے لیے کالم لکھتے ہیں؟" یہ بات سمجھ میں نہ آئی وضاحت طلب کی گئی تو کرائے کے قاتل نے ایک لطیفہ سنایا۔

... ایک بہت بڑے کالم نویس اخبار "الف" میں لکھتے تھے۔ کسی وجہ سے انہوں نے اخبار "الف" سے قطع تعلق کر کے اخبار "ب" میں لکھنا شروع کر دیا۔ اخبار "الف" کے ایڈیٹر سے پوچھا گیا "اس تبدیلی کا آپ کے اخبار پر کیا اثر ہوا؟" ایڈیٹر نے جواب دیا "ہمارے اخبار کی اشاعت بڑھ گئی ہے۔"

○ ایسی ہی کالاہور کے ایک اخبار میں ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے شیفتہ کا

یہ شاہکار ظاہر کیا ہے۔ فیض احمد فیض، محمد حسن عسکری، قیوم نظر، قرۃ العین حیدر، انتظار حسین، ڈاکٹر وزیر آغا، مظفر علی سید اور بہت سے دوسرے ادیبوں کے بارے

سخن در سخن

حامد کاشمیری

میں انہوں نے بے شمار سنسنی خیز باتیں کہی ہیں۔ مثلاً مظفر علی سید کے بارے میں کہا ہے کہ ان کا تعلق ادبا کے ہتھوڑا گروپ سے ہے۔ انہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ سید صاحب گزشتہ دو برس سے محترمہ طاہرہ شمیم کے مجموعوں کی رونمائیوں میں باقاعدگی سے مقالے پڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا اب ان کا تعلق ادیبوں کے اس گروپ سے ہے جو ورزیروں، سرکاری افسروں اور ان کی بیویوں کی کتابوں پر نظریۂ مروت کے تحت تنقید لکھتا ہے۔

○ ہندوستانی ادیبوں کا ایک وفد پاکستان آیا۔ یہ وفد اکادمی ادبیات کا مہمان تھا۔ اکادمی والوں نے وفد کے اراکین کو خاص خاص پاکستانی ادیبوں سے ملنے دیا۔ عام ادیبوں سے اس طرح چھپایا جیسے شریف لوگ اپنے

عیبوں کو چھپاتے ہیں۔ ہندوستانی وفد اپنے ساتھ ساڑھے تین ہزار کتابیں لایا جن کی نمائش کی گئی۔ نمائش میں سب سے زیادہ کتابیں گلشن نندہ کی تھیں۔ اس پر شہزاد منظر نے کہا "گلشن نندہ کی کتابوں کو دیکھ کر امید بندھ گئی ہے کہ جب ہندوستان میں پاکستانی کتابوں کی نمائش ہو گی تو اس میں میرا اکلوتا ناول "اندھیری رات کا تنہا مسافر" بھی شامل کیا جائے گا۔" یہ واضح رہے کہ شہزاد منظر کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ بھی حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس پر ایک انگریزی اخبار میں تبصرہ چھپا ہے جس میں کتاب کا نام RADDI AMAL لکھا گیا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ کتاب کا اردو نام "رد عمل" ہے جسے انگریزی حروف میں "ردی عمل" بنا دیا گیا ہے۔ یہ شہزاد منظر اور ان تنقید دونوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ مقتدرہ قومی زبان جہاں اور بہت سے فالتو کام کر رہا ہے۔ وہاں اسے اردو الفاظ کو انگریزی حروف میں لکھنے کے اصول بھی وضع کر لینے چاہئیں تاکہ تنقید جیسے معتبر عمل کو "ردی عمل" نہ کہا جا سکے۔

○ سلطان جمیل نسیم کے افسانوں کا مجموعہ "کھویا ہوا آدمی" بالآخر شائع ہو گیا۔ مجموعے کے فلیپ پر غلام عباس، شوکت صدیقی، احمد ندیم قاسمی، انتظار حسین، عنایت اللہ، ڈاکٹر وزیر آغا، محمد علی صدیقی، احمد ہمدانی اور عتیق احمد کی تحریریں ہیں۔ جو کمی رہ گئی تھی وہ مشفق خواجہ نے دیباچہ لکھ کر پوری کر دی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کیا پڑھنے کے لیے ایک درجن ادیبوں کی تحریریں کم تھیں جو سلطان جمیل نے کتاب میں اپنے افسانے بھی شامل کر دیئے۔ ●●

نئے بیگم دولز

قوانین بیگم نئے آ گئے	جنہیں سن کے یار و مزے آ گئے
ہمیں سال نو کا یہ تحفہ ملا	کہ تحفہ کسی کے لئے اب نہ لا
کہیں اصغری اور کہیں سرتری	وہ ڈھیں گی بعد از حکم فنڈری
نہ لائیں گے اب بکس بھاری کوئی	نہ سُرخی نہ پاوڈر نہ ساڑھی کوئی
نہ آئیں گے بہن بھائیوں کے سوٹ	نہ منی کی گڑیا، نہ بچو کے بوٹ
وہ کے ٹی کے تھان اب خواب ہو گئے	وہ جوسر، بلینڈر سراب ہو گئے
مارشل لا کی چھتری لپیٹی گئی	ہماری بھی چھتری سمیٹی گئی
وطن میں ہے رائج قرآنی نظام	مصلے لے جانا مگر ہے حرام
فروغ اپنی صنعت کو اب دیں گے ہم	وطن کی ہی چیزیں خریدیں گے ہم
گھڑی کیمرے لیں گے جیگال کے	خریدیں گے ٹی وی ملکوال کے
جسے سوٹ دینا تھا جاپان کا	لے دیں گے اب کھیس ملتان کا
بھلا "میکس فیکٹر" بھلا "یارڈلے"	تو تبت سنو ہی لگا لاڈلے
ذرا اہل کسٹم کو دے دیں نوید	کہ ان کیلئے اب ہے ہر روز عید
جو لکھتے تھے احباب فرمائشیں	گئیں بھاڑ میں ان کی سب خواہشیں

جو پیسہ ہو، ہر شے میسر ہے یاں

سلامت رہیں اپنے باڑہ بازار

محمد جمیل بنت اتقی مسقط سلطنت عمان

(مرسلہ کرنل انور احمد)

حامد کاشمیری



ستگ کو شعلہ بیانی دے دوں
اپنے ہونے کی نشانی دے دوں
برف سے جم گئے ہیں صدیوں سے
ان پہاڑوں کو روانی دے دوں
جلتے صحرا نہیں دیکھے جاتے
ان کو میں آنکھوں کا پانی دے دوں
کھلتے ہی شاخ سے جھڑ جاتے ہیں
تم کو شعلوں کی جوانی دے دوں
جی میں آتا ہے لہو کا پیغام
اس کو تاروں کی زبانی دے دوں
سینے میں اگتا ہے لفظوں کا شجر
میں اسے کتنے معانی دے دوں

ٹوٹ جائے گا یہ جادو کیسے
کھولیں گے تاگ زدہ بازو کیسے
ہونٹ مس کرنے کی خواہش کی تھی
رچ گئی لفظوں میں خوشبو کیسے
سبزہ و آب نہ برگ و سایہ
آئے اس دشت میں آہو کیسے
دل تجلی کدہ صورت ہے
اس میں آیا وہ سیہ رو کیسے
میں کڑی دھوپ کے پہرے میں تھا
پڑ گیا سایۂ گیسو کیسے
پھوٹ نکلا ہے سمندر دل سے
اب کروں میں اسے قابو کیسے

آنکھ اس پل کو ترس جائے گی
تیرگی نور کو ڈس جائے گی
دشت کو چھوڑ کہاں جاؤ گے
ساتھ فریاد جرس جائے گی
آئے گا وادی میں کوہ باراں
تیری آنکھوں کی ہوس جائے گی
اب نہیں ہو گا اکیلے کا سفر
ساتھ خوشبوئے نفس جائے گی
چھوڑ کے تپتی زمینوں کو گھٹا
کن پہاڑوں پہ برس جائے گی
پھر نظر آئیں گے سب کے چہرے
تیرگی آنکھوں میں بس جائے گی

ہے عجب وقت گزاری میری
دیکھ لے سینہ فگاری میری
یہ گرد دوں میں چھپے ہیں گے تارے
اب سکندر ہے سواری میری
اپنے چہروں سے شناسا ہی نہ تھے
بھر لیں کیا آئینہ کاری میری
یہ زمیں سبزہ رہے گی دائم
جوئے اشک اس میں ہے جاری میری
اے مرے سوختہ سینے بے تگ
موجۂ باد بہاری میری
سنگ وحشی کو لبادہ کر دو
ضربت ہنر ہے کاری میری

یوں تو وہ خاک نشینوں میں ہے
کھلبلی تند جبینوں میں ہے
ہائی برسات کہاں سورج نے
تجھ برف تو سینوں میں ہے
چشم و لب تم نے بچھائے ناحق
منبع نور جبینوں میں ہے
یہ بھی اک خواب کا منظر ہی نہ ہو
کال چپ چلتے سفینوں میں ہے
کھو گئے مہر درخشاں کتنے
کیسی تاریکی زمینوں میں ہے
رات بھر تکتے ہیں دیواروں کو
جانے کیا خوف مکینوں میں ہے

حامد کاشمیری

گھر بدل کر دیکھ لیا۔۔!

(طنز و مزاح)

اقبال یونس خان
(ٹورانٹو)

سردیوں میں کئی ماہ گھر میں بند رہنے کے بعد جب موسم بہار آتا تو میں جوش میں بڑی بی کو شوق چڑھاتا کہ چلو اُن مکانوں کو دیکھنے چلیں جو بک رہے ہیں۔ وہ چار مکان دیکھنے اور اُن کی قیمتیں سننے کے بعد سارا بخار اُتر جاتا۔ دماغ ٹھکانے آجاتا اور زندگی پھر معمول کے مطابق چل پڑتی۔ اسی شان سے ہم نے پرانے مکان میں دس سال گزار دیئے۔ لیکن اس بار معمول میں کچھ تبدیلی آگئی تو میرا ماتھا ٹھنکا۔ میں جوں جوں [illegible] ہوگئے۔ لیکن بڑی بی نے معاف کرنے کی ضد نہ کی۔ مجھے بڑا فکر ہونے لگی۔ اس لیے میں فروخت پر لگے ہوئے خوبصورت مکانوں کا خاص طور پر پتہ نوٹ کرتا اور اپنی طرف سے مشورہ دیتا کہ فلاں جگہ ایک مکان بک رہا ہے چلو دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن جواب میں [illegible] "نہیں" کر دی جاتی۔ اسی طرح ساری گرمیاں گزر گئیں اور مکانوں کے بغیر [illegible] مکان نہ ہوسکا۔ لیکن اکتوبر میں اچانک محترمہ کو دورہ پڑا کہ چلو دیکھیں کون کونسے مکان بک رہے ہیں! میں نے سوچا بچو! اچھا موقع ہاتھ آیا ہے! چار و ناچار خاص بجٹ اور سیٹ میں کوئی چار مکان دیکھنے شروع کر دیئے۔

بیچاری یہ ہے کہ جب کبھی کوئی چیز تین چار چیزوں [illegible] ہماری خریداری [illegible] تو [illegible] رشتہ میں اختلاف ہو جاتی ہے۔ کیا اس کی چھت [illegible] کیا سائز ٹھیک ہے؟ کیا [illegible] صاحب ہے؟ چلو! ایسے والے کیسے رہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ مکان کی خریداری کے بعد [illegible] مکان تھا۔ اس لیے میں نے اپنے ذہن میں ہر خطرے کو ٹالنے کی ایک اسکیم بنالی۔

میری اسکیم سیدھی سادی تھی کہ جب مکان کو بیگم پسند کریں گی جب اس میں نقص نکالوں گا اور جب وہ اُس کو ناپسند کریں گی میں اُس کی تعریفوں کے پل باندھ دوں گا! اس تکنیک پر ایک ہفتے تک عمل کرتے ہوئے میں نے بڑی بہادری سے بیسیوں مکان کو [illegible] سیلز مینوں کا مقابلہ کیا۔

ایک دن جبکہ بادل برس رہا تھا، ریئل اسٹیٹ ایجنٹ آیا اور ہفتہ بھر کے ایک دورے کی جگہ بیگم چلا۔ جوں ہی اس نے سڑک کا نام لیا جب نے کہا میاں! کیوں اپنا وقت برباد کرتے ہو۔ ہم بھی اتنی دور مکان نہیں لیں گے۔ لیکن مکان دیکھنے کے بعد صورت حال کچھ یوں تھی کہ ہم دونوں تو خاموش تھے اور صرف ایجنٹ بول رہا تھا۔ اب جب اس نے بولنا ختم کیا تو یوں محسوس ہوا جیسے میری ساری اسکیم دھری رہ گئی ہے!

پہلا مکان تو ہم نے اس طرح خریدا تھا جیسے ۵۰ پیسے کی گنڈیریاں خریدی جاتی ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے۔ چنانچہ چوٹ بھی خوب کھائی۔ لیکن اس کے بعد ہم اتنے تجربہ کار تھے کہ کوئی ہمیں بے وقوف نہیں بنا سکتا تھا۔ لہٰذا اب

یہ جو دوسرا مکان خریدنے کی باری آئی تو ہم نے اسے بہت ٹھونک بجا کر دیکھا۔ خوش قسمتی سے موسم نے بھی ہمیں کافی [illegible] لیا اور دس دن بھی جبکہ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اتنی چھان بین کی کہ جو معاملہ بیچ رہا تھا وہ بھی ہم سے عاجز آگیا۔!

بزرگوں سے سنا تھا کہ اگر کسی سے تعلقات ختم کرنے ہوں تو اُس سے قرض مانگ لو۔ ذاتی تجربے سے پتہ چلا کہ یہاں ٹورانٹو میں یہ مثل اس وقت صادق آتی ہے جب آپ کسی کو اپنے مکان تبدیل کرنے کے ارادے سے باخبر کریں۔ ہمارے مکان بدلنے سے کچھ ہفتے پہلے ہمارے ایک بھائی نے آسمان اور زمین کی قلابازیاں کھا کر وہ سامان کو دوسری جگہ لے جانے میں مدد کے لیے انہیں بے چین ہیں کہ ابھی سے ورزش شروع کر رکھی ہے۔ ان کے اس خلوص اور مدد کے وعدوں کے بعد ہمارے یہ کہاں! بالکل لاپتہ ہوگئے! ایک اور صاحب جب جب بھی میں نے انہیں دفعہ مکان بدلنے میں مدد کی تھی راستے میں [illegible] کا انتظار کرتے دکھائی پڑے۔ کار روک کر میں نے انہیں ساتھ بٹھالیا۔ اور گفتگو کچھ اس انداز سے شروع ہوئی:

"ہیلو یونس! کہو! کہاں ہو؟ کتنی خوشی ہوئی آج تم سے مل کر۔ اب گھر چلو میں تمہیں اپنے دست مبارک سے فرسٹ کلاس چائے بنا کر پلاؤں گا۔" میں نے جواب دیا "شکریہ! میں چائے ضرور پیوں گا لیکن ذرا نئے مکان میں جم لینے کے بعد۔ آج کل تو پیکنگ میں سخت مصروف ہوں۔"

"او ہو! مجھے ذرا روکو! مجھے یہیں اُتار دو۔ ایک ضروری کام یاد آگیا۔ میں تمہیں فون کرلوں گا۔ شکریہ! بس یہیں روک لو۔"

اس دن کے بعد سے آج تک ان کی چائے کا انتظار ہے۔!

خدا خدا کر کے نئے مکان (جو درا صل بیس سال پرانا ہے) میں داخل ہوئے۔ سامان کی منتقلی کے صبر آزما مرحلے سے گزرنے کے بعد جب ذرا ہوش ٹھکانے آئے تو پہلا انکشاف یہ ہوا کہ ہمارے اسلامی گھر کا سامنے کا دروازہ تو بند ہی نہیں ہوتا! بڑی بی نے شور مچایا کہ دیکھو ہم اتنے اندھے تھے کہ اتنی معمولی سی بات بھی چیک نہیں کر پائے۔ میں نے کہا چلو کوئی بات نہیں اسے ٹھیک کرالیں گے۔ ابھی اس کی مرمت سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ پتہ چلا کہ سامنے والے دروازے کی طرح پچھلا دروازہ بھی ٹھیک سے بند نہیں ہوتا۔ ابھی اس خبر کو ہم کافی کے گھونٹوں سے خوشگوار بنانے کی کوشش میں آنکھیں بند کیے آرام کر رہے تھے کہ گھر میں جیسے زلزلہ سا آگیا۔ پتہ نکلا کہ لیس اور اس خبر کے لیے اسے آپ کو تیار کیا تو شاید چھت ٹپک رہی ہوگی۔! لیکن خیریت ہوئی وہ واش روم کے غلط سینک کی ٹوٹنی کی تھی! میں نے الحمد للہ کا شکر ادا کیا۔ پھر محترمہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں کہا کہ یہ

تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں۔ سوچو کا ٹھیک! اگر ٹھیک ہوتے سوچے بات پہیا ہوتی۔ کہ پہنچی کو شایلٹ کا پانی ٹھیک سے ٹھیک کر کے بیسمنٹ میں چلا گیا ہے! فرنیس کو بھی ہم نے توجہ دی تھا عالم تھا۔ گھر میں آئے دو تین دن ہی گزرے تھے کہ بدبو بھی محسوس ہونے لگی۔ ہم نے سوچا کہ شاید ہم لوگ گیس فرنیس کے عادی نہیں ہیں اس لیے بدبو زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ انسان کسی بھی چیز کا عادی ہو سکتا ہے۔ بس ذرا سے صبر کی ضرورت ہے۔ لیکن دو دن بعد یہ بدبو گھر اور بڑھ گئی۔ گیس کمپنی والوں نے آکر چیک کیا تو بتایا کہ ہاں! چھوٹا سا چھید تھا۔ گیس کی وجہ سے بدبو ہو گئی تھی۔ بڑی خیر ہوئی ورنہ سارا گھر کسی بارود کی طرح اُڑ گیا ہوتا۔ ہم سب کو لے کر!

پاکستان چھوڑ کر یورپ میں زندگی کا آغاز ہم نے ایک سوٹ کیس سے کیا تھا۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ گھر کے ہر کونے میں دفتی کے بادامی ڈبوں میں سامان

جو پڑا رکھا ہے وہ ہم نے ان ڈبوں سے اس گھر میں اس مکان سے زندگی شروع کی ہے کہ اکثر چائے کی ایک پیالی تلاش کرنی ہے تو تین ڈبے کھولنے پڑتے ہیں۔ حالانکہ ہر ڈبے پر لکھا تھا کہ اس کے اندر کیا ہے۔ لیکن خدا جانے کیوں جب چیز کی تلاش کی جاتی تو ہر وہ چیز نکلتی جس کی اس وقت ضرورت نہیں تھی!

میرے ایک دیرینہ کرم فرما نے کہا حال ہی میں مکان تبدیل کیا ہے۔ لیکن ہمارے اچھے بھلے مکان کو چھوڑ کر پیلس میں چلے گئے ہیں۔ بقول [illegible] کے ان کا بیسمنٹ ہمارے گھر سے بڑا ہے۔ ان کے بیڈ روم میں شیشے [illegible] لگے ہیں۔ ان کے مختلف واش روم ہیں۔ جن میں سے صرف ایک بڑا ہے۔ یہ ہے کہ اس کے باتھ ٹب میں جانے سے پہلے [illegible] ضروری ہے! ان کے [illegible] کو دیکھنے کے بعد ہمیں ان [illegible] کا بہت آسانی سے عادی بن جاتا ہے۔ اب جب یہ حال ہے "حالی" گھر دیکھنے بلانے جاتے ہیں تو انہیں کتنا برا لگتا ہوگا۔ خدا ہمیں ان کے گھر کے جیسے بنا پائے۔ گھروں میں تنہا نہ لے جائے! (انگوٹھے کٹے ہیں!)



مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف دس ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No.....
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

***

اشتہار نمبر (۴۷): حیدرآباد دکن کے سنی سید گھرانہ سے تعلق رکھنے والی ۲۲ سالہ لڑکی کے لیے شریف الخاندان ہم وطن لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکے کا کینیڈین امیگرنٹ ہونا ضروری نہیں ہے۔ خواہشمند اپنی تفصیلات کے ساتھ فون نمبر بھی تحریر فرمائیں۔

*

اشتہار نمبر (۴۸): پنجابی خاندان کی خوش مزاج، سلیقہ شعار، تعلیم یافتہ لڑکی، عمر ۲۲ سال کے لیے کینیڈین امیگرنٹ شریف اور برسر روزگار لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیل کوائف کے لیے خط لکھیے۔

*

اشتہار نمبر (۴۹): انگلینڈ میں مقیم تعلیم یافتہ، شریف اور روشن خیال لڑکے کے لیے اندرون ۳۰ سال عمر کی سمجھدار، پڑھی لکھی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کے رشتہ دار کینیڈا میں موجود ہیں اور ضروری کوائف مہیا کر سکتے ہیں۔

*

اشتہار نمبر (۵۰): ٹورانٹو میں اپنے خاندان کے ساتھ سکونت پذیر کراچی سے تعلق رکھنے والے، پڑھے لکھے، خوش مزاج، خوش شکل اور معقول تنخواہ پر ملازم لڑکے کیلیے اندرون ۲۵ سال عمر کی ٹورانٹو میں موجود لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے سرپرست اپنے فون نمبر کے ساتھ رجوع فرمائیں۔

ضرورت ہے

تجربہ کار سلائی مشین آپریٹرز کی فوری ضرورت ہے۔ اپائنٹمنٹ کے لیے ذیل کے نمبروں پر فون کیجیے:
751-0912
751-0917

ملک کا وقار سب سے اہم ہے : محمد علی

[illegible]

وزیر خضراب بیگم سی کو کھلے گا

اسلام آباد ــــــ [illegible]

مرارجی ڈیسائی نے اپنا پیشاب پینے کے تماشا آنکھوں میں بھی لگانا شروع کردیا

[illegible]

پاکستان کی کرکٹ ٹیم [illegible]

آج تین روزہ میچ سے دورے کا آغاز کریگی ، تین ٹیسٹ میچ ہوں گے

ہماری ٹیم متوازن اور مضبوط ہے ، سری لنکا سے مقابلہ سخت ہوگا : عمران خان

[illegible]



پاکستان اور بھارت میں ہاکی ٹیسٹ سیریز سے برصغیر میں اس کھیل کو فروغ حاصل ہوگا : بریگیڈیئر عاطف

کراچی ــــــ [illegible]

کراچی میں طلبا کا احتجاج

کراچی ــــــ [illegible]

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.14 No.23 February 25, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

کراچی میں شیخ زاید بن سلطان ٹرسٹ کی عمارت میں بم کا دھماکہ

پاک لیبیا ہولڈنگ کمپنی کے دفتر میں آگ لگ گئی

متعدد افراد زخمی، زخمیوں میں ریسپشنسٹ بھی شامل ہے

وزیر اعظم جونیجو کی پارٹی کا نام مسلم لیگ ہے لیکن اس کا قائد اعظم کی مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں: دولتانہ

مکمل جمہوریت آہستہ آہستہ ہی بحال ہو جائے تو یہ کارنامہ ہوگا۔ میں پر امید ہوں

دستور ساز اسمبلی بنانی تھی تو نئے جھگڑے کھڑے ہو جاتے۔ وطن واپسی پر انٹرویو



ممتاز دولتانہ

زن مریان بیٹے کا کفارہ

حکومت عوام کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام ہو گئی ہے: ولی خان

جبکہ خلاف جلوس میں جماعت اسلامی اور اوقاف کے لوگ شامل تھے

پی آئی اے کا متاثرہ طیارہ استعمال کے قابل نہیں رہا

طلبہ تنظیموں پر پابندی کے دو سال مکمل ہونے پر ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے

کراچی کے تمام تعلیمی ادارے فوراً کھولے جائیں: محمد عباس

لاہور میں لوہین آنسوؤں کی سیل توڑ دی گئی۔ پنجاب اسمبلی کے باہر مظاہرہ

ہماری تحریک پنجاب، پاکستان کے وسیع تر مفاد میں ہے: ممتاز بھٹو

کراچی پہنچنے پر سندھ بلوچستان پشتون فرنٹ کے رہنما کا انتہائی پرجوش استقبال کیا گیا





عبدالحفیظ پیرزادہ ممتاز بھٹو

پاکستانی افسر کو ایڈز کا مرض

ایس ایم ظفر کا فارمولا

Managing Editor: M Lateef Owaisi